ممکن نہیں کہ بحر قلب کی موجوں میں جوار باٹا پیدا نہ ہو۔ کیونکہ پانی کی قدر پانی سے محروم اور پیاسے کو ہوسکتی ہے۔

رشد و ہدایت کی قدر معلوم کرنا ہو تو حق کے متلاشی کو اور علوم حربیہ کی قدر و قیمت سپاہی اور چیف کو ہوسکتی ہے۔ لیکن اگر انہیں چیزوں کو انکے غیر مستحق مقام پر رکھ دیں تو وہ ظلم کے مصداق ہوگا۔ اسلامی تہذیب و تمدن کے اصول وضوابط سمجھنے کی جدوجہد وہ کرے جسے دنیا کو ایک جیتی جاگتی صورت میں پیش کرنا ہے غرض قرآن کو جس سانچے میں ڈھالیں اس کا ہر مضمون مطالبہ کرنا ہے کہ اس کے پیچھے کوئی منظم تحریک اور مستقل دعوت کا پروگرام ہے۔

ان سب سے ماورا اور مادہ و مادیات سے ہٹ کر انسانی اخلاق وآداب نے اسی قران کی تعلیم و ہدایت سے تکمیل کا درجہ پایا اور عدل وانصاف اور اخوت و مساوات کے سبق ازبر ہوئے

معرفت الٰهی کامطالبہ:

قرانِ ہم سے سب سے پہلے معرفت الٰہی کا مطالبہ کرتا ہے۔ فاعلم انہ لا الہ الا اللہ (سورۃ محمد)

جس کیلئے وہ قرآن کی ہر سورت یا ہر آیت میں اپنا تعارف کرواتا ہے۔ امن خلق السموت والارض وانزل لکم من السماء ماء فانبتنا بہ حدائق ذات بھجۃ ما کان لکم ان تنبتوا شجرھا ء الہ مع اللہ بل قوم یعدلون۔ (سورۃ النمل ۶۰)

ترجمہ: آیا کس نے پیدا کیا ہے آسمانوں کو اور زمین کو اور اتارا واسطے تمہارے آسمان سے پانی۔ پاس اگائے ہم نے ساتھ اس کے باغ رونق والے نہ قدرت تھی تم کو یہ کہ اگاؤ ان کے درختوں کو آیا ہے کوئی معبود اللہ کے ساتھ بلکہ وہ ایک قوم ہیں کہ پھر جاتے ہیں راہ راست سے۔

خدا کی معرفت کے حاصل ہونے کا اصلی ذریعہ قرآن حکیم ہے۔ لیکن اس مقصد کیلئے قرآن مجید کی ہر تلاوت نتیجہ خیز نہیں ہے بلکہ اس کے کچھ آداب و شرائط ہیں اگر یہ ملحوظ رکھے جائیں تو قرآن مجید سے مذکورہ مقصد حاصل ہوتا ہے اگر یہ ملحوظ نہ رکھے جائیں تو یہ مقصد حاصل نہیں ہوتا۔

تزکیہ نفس:

سب سے پہلی شرط تزکیہ نفس ہے جو قرآن مجید کی ابتدائی آیات ھدی للمتقین سے واضح ہوجاتی ہے۔ تزکیہ یہ ہمارے نفس کے ہر پہلو سے بحث کرتا ہے یہ ہمارے نفس کی ہر پہلو سے ایسی تربیت بھی کرتا ہے جس سے ہمارا نفس نفس مطمئنہ بن جائے نفس مطمئنہ کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے علم کی بنیاد ایک ایسی مستحکم سیرت پر قائم ہوجائے کہ تنگی و فراخی اور خوف و طمع کی کوئی آزمائش بھی ہم کو اس مقام سے نہ ہٹا سکے جہاں اللہ کی شریعت نے ہمیں کھڑا کیا ہے۔ یہی نفس مطمئنہ تزکیہ کا اصل مقصود ہے قرآن مجید میں اس نفس مطمئنہ کا بیان ان الفاظ میں ہوا ہے۔

یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ (سورۃ الفجر ۲۷۔۲۸)

ترجمہ: اے اطمینان والی روح تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل اس طرح کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے خوش ہوجائے۔

اللہ تعالیٰ نے پیغمبر پر وحی کا آغاز کیا تو تزکیہ نفس اس طرح کیا۔

یاایھا المدثر۔ قم فانذر۔ وربک فکبر، وثیابک فطھر۔ ولا تمنن تستکثر۔ ولربک فاصبر۔ (سورۃ المدثر ۱تا۷)

ترجمہ: اے کپڑا اوڑھنے والے کھڑا ہو پس ڈرا لوگوں کو اور پروردگار اپنے کی بڑائی کر اور اپنے کپڑوں کو پاک کر اور پلیدی کو چھوڑ دے اور مت دے کسی کو زیادہ لینے کو اور اپنے پروردگار کیلئے صبر کر۔

تزکیہ نفس کیلئے مقولہ مشہور ہے التخلیہ قبل التحلیہ کسی چیز کو مزین بنانے کیلئے اس چیز کی صفائی ضروری ہے۔ لاالہ الااللہ میں پہلے تمام معبودان باطلہ کی نفی ہے شرک سے صفائی کی گئی ہے۔ پھر ایک معبود حقیقی کا اقرار ہے قرآن کے اس مطالبہ پر عمل متقین کو ہی ہوسکتا ہے غیر متقین اس سے کبھی فیض یاب نہیں ہوسکتے۔

تو پھر ایک معبود حقیقی کا اقرار کرکے جب دائرہ اسلام میں داخل ہوجائیں تو پھر ارکان اسلام کو پورا کرنا واجب ہوجاتا ہے۔ جس کے بارے میں نبی ﷺ نے فرمایا۔

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ بنی الاسلام علی خمس شھادۃ ان لاالہ الااللہ وان محمد عبدہ ورسولہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والحج وصوم رمضان (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت عمر سے منقول ہے کہ نبی اکرم کا فرمان ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور بندے ہیں، نماز ادا کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا، روزے رکھنا۔

ارکان اسلام پانچ ھیں۔

توحید ورسالت، نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج۔

کلمہ طیبہ میں غیر اللہ سے الوہیت کی نفی اور یہ الوہیت صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

فاعلم انه لا اله الا الله (محمد۹)

ترجمہ: اور جان لے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

کلمہ طیبہ کے معانی کا علم حاصل کرنا واجب اور اسلام کے دیگر ارکان پر مقدم ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من قال لا اله الا الله مخلصا دخل الجنة جو کوئی نہایت اخلاص کے ساتھ یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

عظیم فساد:

کائنات میں سب سے بڑا اور عظیم فساد شرک ہے جس سے بچنے کا مطالبہ کرتے ہوئے فرمایا: ان الشرك لظلم عظيم (سورۃ لقمان) بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

شرک کی تعریف:

شرک کی صاف اور آسان تعریف یہ ہے کہ اللہ کے سوا کچھ اور لوگوں کو بھی مافوق الاسباب طریق پر حاجت روا اور مشکل کشا سمجھا جائے انہیں غائبانہ طور پر پکارا جائے ان سے استمداد و استعانت کی جائے اور ان میں خدائی صفات کا اثبات کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں شرک کیلئے جنت کی حرمت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

ان الله لا يغفر ان يشرك به و يغفر مادون ذلك لمن يشاء (النساء ۴۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرتا اس کے ماسوا دوسرے جس قدر گناہ ہیں وہ جس کیلئے چاہتا ہے معاف کردیتا ہے۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے مسلمانو!
تمہاری داستاں تک نہ ہوگی داستانوں میں

عزیزو! ہمارے لئے واجب الاطاعت دو ہی چیزیں ہیں انہیں دو پر عمل کرنے کا نام اسلام اور دین ہے فرمان ربانی ہے۔ واطيعوا الله واطيعو الرسول۔ اور کئی مقامات نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے ہوئے ساتھ ہی اپنی اطاعت اور رسول کی اطاعت کا حکم دیا۔

واقيموا الصلوٰة واتوا الزكوٰة دو واطيعوا الله واطيعوا الرسول لعلكم ترحمون۔

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

جس طرح نماز دین اسلام کا اہم رکن ہے اسی طرح زکوٰۃ بھی دین اسلام کا اہم رکن ہے۔ اسلام یہ چاہتا ہے کہ معاشرے میں یوں گردش کرے جس طرح انسانی رگوں میں خون گردش کرتا ہے۔

قرآن ہم سے جاهدو باموالكم وانفسكم کا مطالبہ کرتا ہے:

تغیرات فرہانہ تیسیر جنگ عظیم کا سائرن دے رہے ہیں۔ ہر طرف آپا دھاپی فتنہ فساد اور افراتفری کا عالم ہے شبانہ روز بدلتے ہوئے حالات نوجوان مسلم کو وقت شناسی کا پیغام دے رہے ہیں۔ چار سو نفسا نفسی کا عالم ہے پوری دنیا میں مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا ہے۔

مسجدوں کو گرادیا جارہا ہے۔ کلیساؤں کو سجایا جارہا ہے امت مسلمہ پر ظلم و جور اور جبر وتشدد کی انتہا کردی گئی ہے۔ واقعات کی اس سنگینی میں کہ جب ہر شخص امن کا خواستگار ہے۔ امن امن کی پکار ہر طرف الامان الامان کی صدائیں کانوں تک گونج رہی ہیں یوں تیزی سے بدلتے ہوئے حالات انفروا خفافا وثقالا کا بھولا ہوا سبق دہراتے ہوئے چیخ چیخ کر چلا چلا کر صدا لگا رہے ہیں۔

اے غفلت میں مدہوش مسلمانو!
اپنے آپ سے بیگانو!

دوڑو ورنہ چال زمانہ قیامت کی چل گیا اور پکار رہے ہیں مسلمانو! ہوش کے ناخن لو تم تو وہ تھے جو اپنی جرات و بہادری ایقان و یقین غیرت ایمانی اور جذبہ شہادت سے اقوام عالم کو تسخیر کائنات کا سبق سکھاتے تھے آج اپنے ہی قبلہ اول سے محروم کر دیئے گئے ہیں برق رفتار قوم اپنی رفتار کھو چکی ہے۔

تھے وہ آباء تمہارے ہی مگر تم کیا
ہاتھ پہ ہاتھ دھرے منتظر فردا ہو

آج دنیا کو پیغام امن دینے والی قوم اقوام متحدہ کے سامنے کاسہ گدائی اٹھائے ہوئے ہے مسلمانوں کیا تمہیں ان ينصروا الله ينصركم کا وعدہ ذات خداوندی یاد نہیں؟ کیا تم انفروا خفافا وثقالا وجاهدوا باموالكم وانفسكم في سبيل الله کا سبق بھول گئے؟

کبھی تو وہ دور تھا جب بڑے سے بڑا ظلم بھی تمہیں صدائے حق سے نہیں روک سکتا تھا کبھی تمہیں تختہ مشق بنایا جاتا تھا۔ الٹا لٹکایا جاتا تھا تختہ دار پہ لٹکایا جاتا تھا لیکن تمہارا صرف ایک ہی جواب تھا۔

جان دی، دی ہوئی اس کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

معاملات:

عبادات کے بعد دوسرے نمبر پر معاملات ہیں معاملات میں آجکل اسلامی معاشرے میں سود خوری ایک لعنت ہے جس سے باز رہنے کا مطالبہ قرآن مجید نے کئی ایک مقامات

پر کیا ہے ۔ فرمایا ۔ **یاایھا الذین آمنوا اتقوااللہ وذرو مابقی من الربوٰ ان کنتم مومنین** (سورۃ البقرہ)

ترجمہ: اے ایمان والو! اگر تم واقعی مسلمان ہوتو (سود کی حرمت کے بعد) جو سود تمہارا باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم یقین رکھتے ہو۔

آج کل کاروباری دنیا کی نگاہ میں بیع و شراء کی طرح ایک جائز معاملہ سمجھا جاتا ہے اور نظام معیشت میں رفعت اخلاق اور باہمی اخوت و مساوات کی بقاء کی خاطر حرام قرار دیا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ احل اللہ البیع وحرم الربوٰ (سورۃ البقرۃ)

اللہ تعالیٰ نے تجارتی خرید وفروخت کو جائز کیا ہے اور سود کو ہر حیثیت حرام قرار دیا ہے اور حرمت سود کے اعلان کیساتھ ساتھ گذشتہ واجب الادا سودی قوم کے متعلق یہ بتادیا کہ اب جو کچھ کر چکے ہو وہ کر چکے مگر حرمت سود کے بعد اب قرضداروں پر جو سود رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو اور ہر گز نہ لو۔

سود ایک ایسا بدترین گناہ ہے جس کی قرآن وسنت میں بہت قباحت و برائی بیان کی گئی ہے۔ سود ایک ایسی بدترین معصیت ہے جس کے ارتکاب سے دنیا میں ہلاکت و بربادی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور آخرت میں عذاب الیم سے دوچار ہونا پڑے گا۔

عن النبی ﷺ قال الرباء ثلاث وسبعون بابا ایسرھا مثل ان ینکح الرجل امہ

یعنی نبی ﷺ نے فرمایا سود کے تہتر درجے ہیں سب سے معمولی درجہ یہ ہے کہ کوئی اپنی ماں سے زنا کرے۔

آپ اندازہ لگائیں کہ فرمان رسول ﷺ کے مطابق جب سود کا سب سے کم درجہ ماں کے ساتھ زنا کرنے کے برابر ہے تو پھر اس آخری درجے سے اوپر جو باقی تہتر درجے ہیں ان کی سزا اور عقاب کس قدر سخت اور جان لیوا ہوگی۔ (نعوذ باللہ من ذالک) دراصل سود خور انسان دولت و دنیا کے خمار میں ایسا بدمست ہوتا ہے کہ وہ انسانی اخلاقی حسرت و ہمدردی بلکہ انسانیت کو بے معنی اور مہمل لفظ سمجھنے لگتا ہے۔ اور خود غرضی حرص وطمع اور دوسروں کو برباد کر کے اپنے مفاد کا حصول اس کی زندگی کا نصب العین بن جاتا ہے وہ ہر وقت اسی تگ ودو میں پاگل کتے کی طرح مجنوں مخبوط الحواس پھرتا رہتا ہے۔ مظلوموں اور بے کسوں کی فریاد و حالت زار سے اندھا بہرا اور گونگا بن جاتا ہے۔

اس لئے قرآن مجید نے یا دانش عمل کے قدرتی نتیجہ سے ڈراتے ہوئے عالم آخرت میں اس کی کیفیت و حالت کا نقشہ یوں کھینچا۔

الذین یاکلون الربوٰا لایقومون الاکما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس ذالک بانھم قالو انماالبیع مثل الربوٰا (سورۃ البقرۃ ۲۷۵)

ترجمہ: جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (آخرت میں خدا کے حضور) ایسی حالت میں کھڑے ہونگے کہ گویا ان کے بھوت پریت لپٹ گیا ہے اور وہ خبطی ہو گئے ہیں یہ اس لئے کہ انہوں نے خرید وفروخت کے معاملہ کو سود کے معاملہ کی طرح کہا ہے۔

تذکرو تدبر کا مطالبہ:

قرآن نفس انسانی کیلئے کوئی انوکھا صحیفہ نہیں کہ جس میں اونچ نیچ نہ ہو محض یہ تو یاد دہانی اور فطرت کی طرف ترجمانی ہے قرآن اپنے اوپر تذکر وتدبر کی دعوت صرف ان ذی شعور نفوس کو دیتا ہے جنہیں وہ یعقلون اور اولوا الالباب کے القاب سے پکارتا ہے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

کذالک نفصل الآیات لقوم یتفکرون (سورۃ یونس)

کذلک یبین اللہ لک ایاتہ لعلکم تعقلون۔ (سورۃ النحل) تذکر وتدبر کے بارے میں کسی شاعر نے کیا خوب ہی کہا ہے

کبھی اے نوجواں مسلم تدبر بھی کیا تو نے
وہ کیا گردوں تھا تو جس کا ایک ٹوٹا ہوا تارا

پیشین گوئی:

حقیقت بات تو یہ ہے کہ آج وہ دور نظر آرہا ہے جس کی پیشین گوئی نبی آخرالزماں ﷺ نے آج سے چودہ سو سال قبل فرمائی تھی کہ

یاتی علی الناس زمان یاکلون الربا فمن لم یاکلہ اصابہ عن عبادہ (نسائی، ترمذی، ابن ماجہ)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ عام طور پر لوگ سود خوری کریں گے کوئی شخص سود سے بچنے کی کوشش بھی کرتا ہے تو وہ بچ نہیں پاتا کیونکہ وہ ایک ایسے معاشرے کا فرد ہے جو سراسر سودی معیشت کے بل بوتے پر چل رہا ہے۔

ہمارے ملک کا پورا اقتصادی و معاشی نظام لین دین خرید وفروخت سب کچھ غیر اسلامی اور سودی ہے غرض کہ اسلام نے سود کو کسی حالت میں برداشت نہیں کیا اور نہ کہیں اس کو جگہ دی کیونکہ معاشرتی اور اخلاقی تباہ کاریوں کے اسباب وعلل میں سب سے بڑا ذریعہ اور اہم سبب یہی سود ہے۔ بہر حال قرآن مجید ایک ضابطہ حیات ہے اور قرآن مجید کا مطالبہ ہے کہ اس ضابطہ حیات کے مطابق زندگی بسر کرو تو تمہیں بھی ٹھوکر نہ کھاؤ گے۔ جو کچھ پہلے ہو چکا ہے اس سے توبہ کرلو کیونکہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ کو قبول کرتا ہے اور اس کے گذشتہ گناہوں کو توبہ مٹا دیتی ہے۔

دل مردہ دل نہیں اسے زندہ کر دوبارہ
کہ یہی ہے امتوں کے مرض کہن کا چارہ